نرنکار اور کرتار کی گیان اور سہایتا سے

گیان اچھی کتھا دلچسپ مرغوب جسکی نظم اردو اور اشعار خوش اسلوب

ہین بھگتون کے لیئے پرمیشر کی یاد کا وسیلہ ہے جسکا نام

انت کتھا

ہے طبعزاد ناظم خوش بیان زبان آور شیرین کلام منشی رام ٹہل صاحب

نام تخلص مبارک رنگین قدیم شہر ڈومرانون حال مقیم ہزاری باغ حسب اصرار یقین

مطبع نامی منشی نولکشور مقام لکھنؤ مین چھپی

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

اننت کتھا

سری گنیش آینمہ

اشہب خامہ بمیدان بیان لاتا ہون
عقل بے پر کو اُڑا اوج پہ لیجاتا ہون

ہر جگہ ڈھونڈھا کہین اُسکو نپایا مین نے
از زمین تا بہ فلک دیکھا ہی سایا مین نے

ہی نرنکار وہی سب کو کیا ہی پرگھٹ
ہی بیاپک وہی تم جانیو سب کے گھٹ گھٹ

اُسکا ہی نام الکھ ایک سمجھیو اُسکو
ظاہر و باطنِ ہر چیز مین کہیو اُسکو

کبھی پوشیدہ ہی رہتا کہین ظاہر ہوتا
دین لوگون کے لیئے آکے وہ سنکٹ کھوتا

پالنے والا سمجھیو کہ وہی ہی کرتار
درد بھگتونکا جو دیکھا تو لیا چند اوتار

کہین کون ہین جنسے کہ مین مقصد پاؤن
[۱] مین و [۲] کچھ اور [۳] براہ و [۴] نرسر ہین [۵] باون

[۶] پرسرام اور [۷] سری رام و [۸] کرشن اُنکا ہی نام
[۹] بودھ ہی اور [۱۰] کلنکی ہی دس اوتار کا نام

ایسے اوتار ہین جو بتیس ہین ظاہر ہین دنش	طول کر اب نہ مبارک لکھ مطلب تو بس

در بیان حال مصنف و تصنیف کتھا

شہر ڈومرانون ہی کیا خوب نہایت مشہور | ثانی رکھتا نہین ہی اپنا کہین نزدیک و دور

ہین مکانات بہت عمدہ و از حد کہ بلند | دیکھنے سے بھی ہو یا عقل کی اسکی پابند

ہر گلی کوچہ سمجھیو کہ نہایت ہی صاف | دوسرا اسکو بنایا ہی خدا نے کوہ قاف

آدمی بھی تو وہانپر ہین شکیل و خوش رنگ | وضعداری کا بھی بنیا سے نرالا ہی ڈھنگ

جو اسے دیکھتا ہی غور سے کہتا ہی یہ بات | حق نے کیا کیا نہ دکھایا ہی یہانپر صنعات

ہی مہاراج سمجھیو کہ وہان پر رہتا | وہ تلک دھاری ہی سب اسکو یہی ہی کہتا

کئی راجہ و کئی شہر کو مین نے دیکھا | ویسا چالاک نہ راجہ نہ کوئی شہر ملا

ہر فن و علم مین سمجھو اسے آگاہی ہی | واقف اہل ہنر سے تا ماہ سے لے تا ہی

خاندان سے تو سمجھیو کہ رجا بھوج کی ہی | سر ساسائل کی سدا پورا وہ سب کھوج کی ہی

جس سے رہتی ہی رعایا سب از حد خوشنود | جسکو حاجت ہو جو سب راجہ سے وہ کر دیے موجود

سمجھیو اسکو کہ میرا جی اسی جا ہی مکان | آب و دانہ نے مجھے کھینچ کے لایا ہی یہان

لکھنیسرئی مین نوکر جو مین آرہ مین ہوا | حکم حاکم سے ہو مجبور یہانپر آیا

چھاونی تھی مگر اب حکم صدر کا سن لو | رہنا تم باغ ہزاری کا برس فن گن کو

بندہ گھبرایا اکیلا کہ یہاں کیسے رہے — اتنے میں لالہ جگناتھ ہیں شاعر وہ ملے

شاعری فارسی بھاکھا کی بھی انکی ہے دھوم — علم انگریزی سے بھی ہیں نہیں کچھ محروم

انکے ہر روز بلاناغہ میں جاتا تھا گھر — ذکر شعروں کا رہا اُن نے یہ دی مجکو خبر

تھا عزم میرا اُسکو کیا چاہیئے نظم — مجکو فرصت نہیں آپ ہی کر دیجئے نظم

پہلے انکار کیا بعدہ مجبور ہوا — جب نہ مانا مجھے لاچاری سے منظور ہوا

پہلے کرتا ہوں حسب نسب کو اپنے ظاہر — بعدہ حال سے اُسکے میں کرونگا ماہر

ہوا ڈومرانوں وطن گنپر ہو جبکو ہوا — ضلع آرہ ہے وہ ہر سمت میں مشہور ہوا

کایستھ ہوں سری باستب ہے رام ٹہل نام — دنیا میں تخلص ہے مبارک شہرۂ عام

شیو برت لعل ہے نام اپنے پدر کا مشہور — ہر فن و علم میں یکتا تھے جہانمیں مشہور

میں نہ شاعر ہوں مگر شاعروں کا ہوں میں غلام — مجکو طاقت نہیں جو اُسکو کرونگا انجام

اُسکو جو دیکھیں وہ سبجا یہ ہو اُنکو شک — کارد عفو سے کر ڈالیں مبارک اُسے حک

آغاز ادھیائے

ہے اننت ایک کتھا اُسکو لکھتا ہوں میں — صاف کر اردو زباں میں اُسے لکھتا ہوں میں

ست جی بولے سنو جیسے اے سونک پیارے — بن میں آ زردہ تھے ہر وقت میں پانڈو سارے

کرشن کو دیکھ و پرنام یہ کرکے بولے — اسطرح جیسے وہ جدھشٹر جی زبانکو کھولے

اے سری کرشن تمہارا دکھ ناسن ہی نام
سب کے مالک ہو بیکنٹھ تمہارا ہی دھام

ہی وہ کیا برت کہ کرنے سے منورتھ پاوے
ہمکو بتلاؤ کہ جسمین سب دکھ جاوے

پوچھنا جدھشٹر کا کرشن جی سے مہاتم اننت برت



کرشن جی بولے بہت خوب کیا یہ پوچھا
دل لگا کر کے سنو تمسے مین کہتا ہون کتھا

وہ اننت دیو کا ہی برت جو پوچھو تمام
دکھ چھڑاتا ہی و سب پاپ کاٹتا ہی کام

جو تمنا ہو جسے جلد وہ پورا کر دے
طفل یا زر کوئی چاہے وہ مہیا کر دے

ماہ بھادو شکلا پچھ مین یہ کرنا ہو جا
چتور دشی جان کر کوئی نہین اسکا دوجا

جو کوئی برت کرے دھیان دیالمین لاوے
پاپ سے چھوٹے و سدبے لگے مطالب پاوے

تب جدھشٹر نے سری کرشن سے پوچھی بات
مین سمجھا نہین بتلاؤ اننت کون ہی ذات

سیس مین ناگ وہ بتلا کہ تجھک ہین جو وہ
بولے سری کرشن جد ہشتر سے سنو ای مہاراج
راندن ماہ بہپہ ڈونڈھو رت جو ہین
دانو لوگون کا جو منظور تھا کرنا مجھے ناس
بشن بھگوان تہا دیو مجھی کو جانو
پریم کو دیکھ کے تمکو مین نے درشن ہی دیا
بشن بشنیو آٹھ بشو بارہ سورج ظاہر
پربت و سندھو ہر تیرتھ ستارہ و نچھتر جانو
تب جد ہشتر نے کہا سنیے سری کرشن جنا
کیا ہی پھل کر نیسے اور کس نے یہ پہلے ہی کیا
اسکا کل کیجیے بیان سنکے مراری بولے
برہمن ایک سومنت خلق مین مشہور ہوا
بعد کچھ روز کے اس سے ہوئی لڑکی پیدا
بخت یکبارگی سویا جو تھا جلے جاگا
لڑکی رونیلگی اسوقت مین گھبرا کر کے

یا کہ پرماتما ہر چیز کی بیجک ہین وہ
مین ہی ہون سب کہ جو آ کر کے سنو اکل کاج
کوئی دیگر نہین ہم ہی مین سمجھیو جو ہین
اسلیئے لی تھی مین بسدیو کے گھر ہی مین باس
پیدا کرنا وہی لے کرنا مجھی سے مانو
کہین اپنے کو چھپایا کہین ظاہر بھی کیا
ہین جو چودہ منو درد ر گیارہ ماہر
چودہو لوک مین ہم ہی کو بیا پک مانو
اب انت دیو کے کرنے کا بتا دیجے حساب
کس سے دنیا مین یہ پہلے سے ہی ایجاد ہوا
اسطرح جسنے خوش ہو کر کے زبانکو کھولے
بھرگ منی کے یک دختر سے وہ شادی ہی کیا
نام جوگی نے وہ لڑکی کا سوسیلا رکھا
ماں کو تب آئی تو دم اڑ کے فلک پر بھاگا
تب سومنت منی نے دلا سادی وہاں جا کر کے

دوسری شادی ٹرے مُن کی وہ بیٹی سے کی
شولاگھر مین پدر کے در و دیوار و نمین
ہاتھ سے اپنے یہ سب اُسنے بنایا اُسجا
استری مُن کی کرکسا کرے سب سے تکرار
مُن لگے سوچنے لڑکی ہوئی ازبسکہ جوان
اتنے مین وہ انپہ کیسی جاسے کوڈل مُن آنکے
نیک ساعت مین وہ لڑکی کا بیاہ اُنسے کیا
اُنکو دیکر کے جہیز اکرو جلد ہی رخصت
سنکے لڑکی کی جو تھین حق کی صنعت اُسجا
باپ کے گھر کو وہانسے وہ اُسیدم کو گئے
اسطرحسے اُن دونون کو رخصت جو کیا

کرکسا نام تھا اُسکا وہ کرو وہی بھی تھی
مُوسک وسنگھ دس اتی تا رکو چار رنگو نمین
بیٹھتی اُٹھتی وہ رہتی تھی وہ سمجھو جسین جا
بن کیے جھگڑا انہو دلکو کبھی اُسکے قرار
کس سے شادی کرون اُسکی مین ہون حیران بھگوان
خواستگاری اُسی لڑکی کی زبان پر لائے
اپنی عورتکو بلا سامنے یہ حکم دیا
لازم اب ہی نہین دینا اک دم کی مہلت
سب دیا اُسنے مٹا اور کواری کو لگا
مُن نے لاچار ہو تھوڑی کچھ کھانیکو لیے
گاڑی پر چڑھکے یہ دونون پھر اُسجا سے چلے

آنا کوڈل مُن کا مع استری سواری تھ دیکھنا جو تونکا انت کی پوجا کرنا



دوپہر وقت مین ندی کے کنارے آئی
سوسیلا اُنسے لگی کہنے کہ بتلاؤ ہمین
عورتون نے کہا سُن برت اننت اسکا ہی نام
سوسیلا پوچھا کہ کیا یہ ہی و کیا پوجا ہی
بدھ بتاتی ہون تجھے جی کو لگا کر سُن لے
کرکے اشنان اُنہین بدھ سے ہی پوجا کرنا
پورا چودہ ہو بناوے اور نیند چڑھائے
خام لے سوت گرہ دیکو دوبارہ کر ساتھ
کرے اسنت و کہے سنئے اننت اب کیا
سُنکے یہ بات سوسیلا نے وہان برت کیا
کرکے پرنام اننت دیو کو اُمنگ سے لے
سب اننت دیو کے اقبال سے حاصل وہ کیا
استری مُن کی سوسیلا سب زیور پہنا
دھاگا ناگاہ یہ جب مین مُنی نے دیکھا
سوسیلا بولی کہ مین آج اننت برت کیا

کرتی پوجا وہ بہت عورتون کو وان پائی
کون یہ برت ہی کیا نام ہی معلوم ہمین
سب مطالب کو یہ دے پاپ کو کھوتا ہی تمام
اُن سبھون نے کہا اُسکے سا ہین پوجا ہی
ماہ بھادون سکلا پچھہ کی چتر دس گن لے
بعد اُسکے ہی کتھا دیو اننت کی سُننا
نصف خود کھائے و باقی دے برہمن کو کھلائے
استری باندھے بایان و پورش داہنے ہاتھ
دُکھ ہرو اور کرو مجھکو یہ دنیا سے کنار
سوت باندھا و بھوجن نصف برہمن کو دیا
سامی کے ساتھ دور تھی پر سوا سو ابے چلے
اُسکے گھر مین تُمھین کا تب سے باس ہوا
جی سے کرنے لگی سامی کا تب اپنی سیوا
کہو کیا دُکھ ہی جو دھاگا کہ تم باندھا پوچھا
وہی دھاگا ہی مرا ہاتھ مین ہائین باندھا

دور کر مُن نے اُسے توڑ دیا آگ مین ڈال
زن دیا ڈال اُسے دودھ مین جلد لیے نکال

اُسکی تقصیر سے سب کچھ ہوا اُنکا برباد
غم ہر اک طرح کا گھیرا اُنھین کر کے ناشاد

مُن ہوا چار اننت دیو کو کھوجن نکلے
برت دھارن کا لگا دھیان مین ڈھونڈھن نکلے

راہ مین دیکھا کہ ہی ایک درخت انبہ کا
اچھے اچھے پھل پکے سے وہ بالکل ہی لدا

توڑ کر دیکھا تو اندر تھا وہ کیڑے سے بھرا
پوچھا دیکھی ہو اننت دیو تو بتلا دو ذرا

تب وہ بولا کہ مین نے اُنکو نہین ہی دیکھا
مَن ہو محبو وہاں اُنسے بھی جو آگے کو بڑھا

گائے کو دیکھا بہت گھاس مین پھرتی ہی وہ
کھاتی کچھ بھی نہین کھانے بن مرتی ہی دم

اُس سے پوچھا اننت دیو کو دیکھا تمنے
اسطرح سے وہ لگی کہنے نہ دیکھا ہمنے

آگے بڑھ بیل کو دیکھا کہ ہی بوجھ سے لدا
پوچھا اُس سے بھی تو صاف اُسنے جواب اُنکو دیا

دیکھا تالاب مین وہ اُنسے جو آگے کو چلے
پانی جاری ہین مگر ایک ہین دونو نہین ملے

اُس سے بھی پوچھا کہا اُسنے نہین مین دیکھا
دیکھا اک بیل و خر جبکہ وہ آگے کو بڑھا

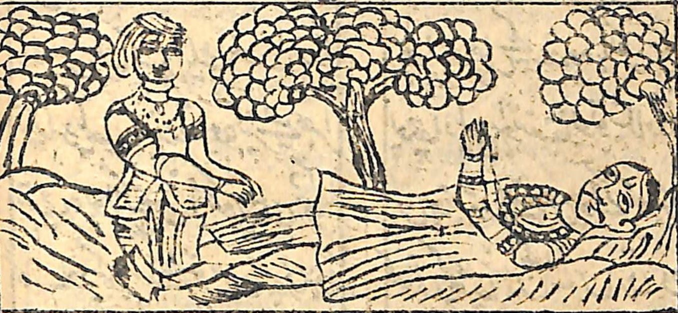
اُنسے بھی پوچھا اننت دیو کہو تمکو ملے
اُسنے انکار کیا جب تو یہ آگے کو چلے

بیقراری سے زمین پر مُن اُسجا پہ گرے
ہی یہ پاپی اب کیا چھوٹنے کی تدبیر کرے

پاپ سے تبھی مین چھوٹونگا کہ دون تنکو جلائے
چاہا لکڑی کو اکٹھا کر دون آگ لگائے

اُتنے مین روپ برہمن سے اننت دیو آگئے
سامنے ہو کے یہ بات اپنی زبان پر لائے

اگر ناشومت مُنی کا زمین پر بیقرار رہو کر وسمجھانا اننت کا بشکل برہمن



بولے ہم ہی ہین اننت آگ مین ہر گز نجلو
تب وہ بیکنٹھ دکھایا وہ چتربھج ہوئے
اُنکے سر پر تھا مکٹ اور پیتامبر اوڑھے
دیکھ ڈنڈوت کیا مُنی نے تو رہتی اسجا
اور کہا یہ جنم میرا سپھل ابتو ہوا
اشیر نے بر دیا دکھ ناس تمہارا ہوجاوے

بولے مُنی دیکھوں جو روپ اصل آپ کا دو مجھے
ہاتھ مین سنکھ کمل چکر گدا کو بھی لیے
کیا وہ بنمالا تھا زیبا جو گلے تھے پہنے
سجدہ کے واسطے سر اپنا زمین پر رکھا
آپکی حیرت پہ میرا جو یہ مستک ہی گرا
اننت مین باس کرو تم بھی مرلوک مین آکے

لیکے برانیہ کا احوال تب اُنسے پوچھا
گاے تھی کو بن جو کھاتی نہین تھی گھانس کو وہ
اور تالاب تھے دو کون جو رستہ مین ملے
ہاتھی و خر کو بھی بتلائیے تھے کون وہان
برہمن ایک بڑا پنڈت اُس جنم مین تھا
پرتھی سمجھو کہ رعیت کو نہ ان دیتی تھی
جنم پورب مین برہمن تھا بڑا لالچی وہ
اسلیئے بیل وہ ہوکر کے پھرا کرتا ہی
جنم پورب مین برہمن کی ہوئی لڑکی دو
نہ کسی اور کو کچھ بھی دیا ان دونون سنے
جنم پورب مین لڑا کر دو ہی گیہ ما بھی تھا
جنم پورب مین سمجھیو کہ بڑا در وہی تھا
اتنی کہہ وانسے اننت جو ہوئے انتر دھیان
سال چودہ تک استری وہ برت کیا
یہان بھی آرام کیا آخر سر لوک گئے

جسکے اندر مین تھا کیڑے پھل اچھو لنسے لد
بیل تھا کون لیئے پھرتا تھا بوجھا جو وہ
پانی بھکر کے جو آپسمین ہمیشہ تھے چلے
تب اننت دیو نے خوش ہو کے یہ کہو زبان
پر کسی کو نہ پڑھایا وہ درخت اس سے ہوا
اسلیئے گاے وہ ہو کر کے بھوکھی رہتی تھی
خود نہ دی دان نہ دینے دی کسی کو بھی وہ
جیسا کی اُسکا مزا پایان یہ جکھا کرتا ہی
بہن آپسمین یہ تھین دان دھرم کرتی او
اسلیئے سکر ملتا ہی یہ جل دونون سے
باپ سے اسکے وہان بن مین جو گھوما کرتا
ہاتھی ہو کر کے وہی بن مین جو تھا گھوم رہا
مین بھی گھر آئے مگر ہو گیا سب انکو گیان
جو تنے جو تھا سامان وہ سب اُنکو دیا
انکی پوجا وہ مشہور ہر اک لوگ ہوے

بولے سری کرشن جدہشٹر سے سنائین جو کتھا
تم ابھی برت کرو دور تمہارا دُکھ ہو
سوت پورانک جی لگے کہنے کہ سنو نک مہاراج
برت یہ جو کوئی کرتا یا کتھا کو سُنتا
سُکھ سے یان گذری عمر آخر رہے لوک مین وہ

اُس سے بڑھ کے انت دیو کا جانو مہما
پاپ سے چھوٹو و سمجھو کہ میسر سُکھ ہو
برت کر راجہ جدہشٹر نے لیا شتر سے راج
باندھتا ہاتھ مین دھاگا و عقیدہ کرتا
زیادہ کچھ اور نہ بول اب تو مبارک جیو رہ

قطعۂ تاریخ طبع از مصنف

نمودم باین ترجمہ داستان
بتاریخش آن فکر چون ساختم
بہ آسانی از ہندی اُردو زبان
بفصل او حاصل شد این در جہان
۱۸۷۶

خاتمۃ الطبع

بھگوان کی کرپا سے پوتھی انت کتھا حسب امر شائقین با تمکین
بہ ہزاران زیب و زینت مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین بہ سرپرستی
عالی جناب راے بہادر بابو پراگ نرائن صاحب بھارگو مالک مطبع
بار سوم ماہ جون سنہ ۱۹۱۱ء مطابق سمت ۱۹۶۸ مین طبع ہوئی